کتبِ رافضیت سے حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی بیعت کرنا

امالی صفحہ 507 میں شیخ طوسی نقل کرتے ہیں

پس میں نے ابو بکرؓ کی اسی طرح بیعت کی جس طرح تم لوگوں نے کی اور میں نے یہ ناپسند کیا کہ مسلمانوں کی جماعت کے مابین کوئی پھوٹ یا تفرقہ پیدا ہو پھر ابو بکرؓ نے خلافت عمرؓ کو سونپی اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسولؐ کے بعد اُن کے قریب ہم تھے پس پھر میں نے بھی عمرؓ کی اسی طرح بیعت کی جس طرح تم لوگوں نے کی

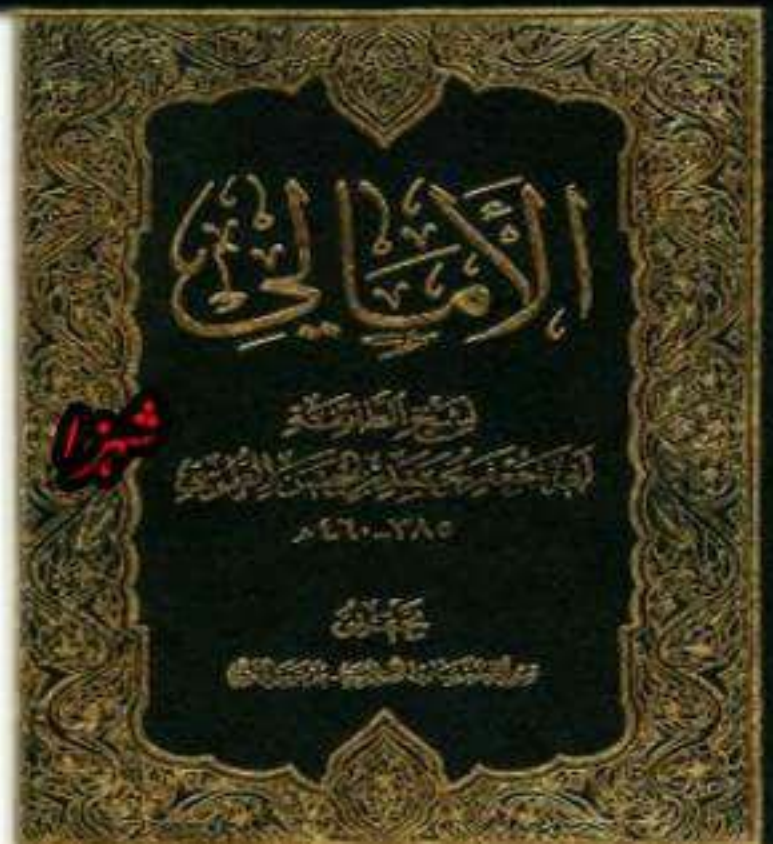

مساحق، عن أبيه: أنّه شهد يوم الجمل، وأنّ الناس لمّا انهزموا اجتمع هو ونفر من قريش فيهم مروان، فقال بعضهم لبعض: والله لقد ظلمنا هذا الرجل ونكثنا بيعته على غير حدث كان منه، ثمّ لقد ظهر علينا فما رأينا رجلاً كان أكرم سيرةً ولا أحسن عفواً بعد رسول الله (ستر الله عليه وآله) منه، فتعالوا فندخل عليه ولنعتذرنّ ممّا صنعنا. قال: فدخلنا عليه، فلمّا ذهب متكلّمنا يتكلّم قال: اتصتوا أكفكم، إنّما أنا رجل منكم، فإن قلت حقاً فصدّقوني، وإن قلت غير ذلك فردّوه عليّ، أنشدكم بالله أتعلمون أنّ رسول الله (ستر الله عليه وآله) قُبض وأنا أولى الناس به وبالناس؟ قالوا: اللهم نعم. قال: فبايعتم أبا بكر وعدلتم عنّي، فبايعت أبا بكر كما بايعتموه، وكرهت أن أشقّ عصا المسلمين، وأن أفرّق بين جماعتهم، ثمّ أنّ أبا بكر جعلها لعمر من بعده، وأنتم تعلمون أنّي أولى الناس برسول الله (ستر الله عليه وآله) وبالناس من بعده، فبايعت عمر كما بايعتموه، فوفيت له ببيعته حتّى لمّا قُتِل جعلني سادس ستّة، فدخلت حيث أدخلني، وكرهت أن أفرّق

کتبِ رافضیت سے حضرت علیؓ کا حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنا

شیخ طبرسی الاحتجاج جلد ۱ صفحہ ۱۱۲ پر لکھتا ہے

امام باقرؒ سے روایت ہے جب اسامہؓ کو نبیؐ کے وصال کا خط پہنچا تو وہ ساتھیوں سمیت مدینہ آگئے اور دیکھا کہ ابوبکرؓ کے پاس بیعت کے لئے لوگ جمع ہیں تو وہ علیؓ کے پاس گئے اور اُن سے پوچھا یہ کیا ہے علیؓ نے اُن سے کہا یہ وہی ہے جو تم دیکھ رہے ہو اسامہؓ نے اُن سے پوچھا کیا آپ نے بھی بیعت کر لی ہے علیؓ نے کہا ہاں اسامہؓ میں نے بھی بیعت کر لی ہے

قال : «فقال له عمر : لا تفعل قميص قمّصك الله ، لا تخلعه فتندم ولكن ألحّ عليه بالكتب والرسائل ومُر فلاناً وفلاناً أن يكتبوا إلى أُسامة أن لا يفرّق جماعة المسلمين وأن يدخل معهم فيما صنعوا» .

قال : «فكتب إليه أبوبكر وكتب إليه النّاس من المنافقين أنِ ارض بما اجتمعنا عليه وإيّاك أن تشتمل المسلمين فتنة من قبلك فإنّهم حديثو عهد بالكفر» .

قال : «فلمّا وردت الكتب على أُسامة انصرف بمن معه حتّى دخل المدينة ، فلمّا رأى اجتماع الخلق على أبي بكر ، انطلق إلى عليّ بن أبي طالب ﷺ فقال له : ما هذا ؟

قال له عليّ : «هذا ما ترى» .

قال له أُسامة : فهل بايعته ؟

فقال : «نعم يا أُسامة» .

کتبِ رافضیت سے حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کی بیعت کرنا

الحسن بن موسی النوبختی فرق الشیعہ ص 30 پر فرماتا ہے

کہ علیؓ نے اُن (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ) کی خلافت کو تسلیم کر لیا تھا اور اُس پر راضی ہو گئے تھے اور بغیر کسی جبر کے اُن کی بیعت کر کے فرماں برداری کی اور اُن کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے پس ہم بھی اس پر راضی ہیں جیسے وہ راضی تھے اب ہمارے لئے یہ حلال نہیں کہ ہم اس کے علاوہ کچھ اور کہیں اور ہم میں سے کوئی اس کے سوا کچھ اور کہے اور یہ کہ علیؓ کی تسلیم اور راضی ہونے کی وجہ سے ابو بکرؓ کی ولایت راشدہ اور ھادیہ بن گئی

وأورعهم وأزهدهم [وأعلمهم]، وأجازوا مع ذلك خلافة أبي بكر وعمر، [ورأوهما] أهلا لذلك المكان والمقام. [واحتجوا في ذلك بأن زعموا أن عليا عليه السلام سلّم لهما الأمر ورضي بذلك، وبايعهما طائعا غير مكره، وترك حقه لهما، فنحن راضون كما رضي [المسلمون] له، لايحل لنا غير ذلك، ولايسع منا أحد إلا ذلك، وأن ولاية أبي بكر صارت رشدا وهدى، لتسليم عليّ ورضاه، ولولا رضاه وتسليمه لكان أبو بكر مخطئا ضالاً هالكاً، وهم أوائل البترية[2].

٥١- وخرجت من هذه الفرقة فرقة قالت: إن علياً عليه السلام أفضل الناس [بعد رسول الله صلى الله عليه وآله] لقرابته وسابقته وعلمه، ولكن كان جائزاً للناس أن يولّوا عليهم غيره إذا كان الوالي الذي يولونه مجزئاً، أحبّ [عليٌّ] ذلك أم كرهه، فولاية الوالي الذي ولّوا على أنفسهم برضا منهم رشدٌ وهدى وطاعة لله عز وجل، وطاعته واجبة من الله عز وجل، [فإذا اجتمعت الأمة على ذلك، (وتولته) ورضيت به، فقد ثبتت إمامته واستوجب الخلافة]، فمن خالفه من قريش وبني هاشم، علياً كان أو غيره من الناس، فهو كافر ضال [هالك].

١- المرادي سبقت ترجمته.

٢- البترية سبقت الإشارة إليها.

كتاب

فِرَق الشّيعَة

للحسن بن موسى النوبختي
وسعد بن عبد الله القمي
من أفاضل علماء رأس الثلاثمئة الهجرية

شہزاد

حققه وصحح تصحيحه وعلق عليه وقدم له بدراسة وافية
دكتور عبد المنعم الحفني

Visit http://Shia.BS

دار الرشاد

حضرت عثمانؓ کے دور میں حضرت علیؓ کے مشورے اور فیصلے

امیر المومنین وہاں حاضر تھے آپ نے فرمایا کہ اس سے سوال کرو کہ کیا اس نے بعد اس کے وارث بنی ہے اس سے ہمبستری کی ہے تو عورت کہنے لگی نہیں تو آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہو کہ اس نے ایسا کیا ہے تو میں اس کو سزا دوں تم جاؤ یہ تمہارا غلام ہے اور اس کو تم پر کوئی سبیل و راستہ نہیں اگر چاہو تو اس کو غلام بنا کر رکھو یا اسے آزاد کر دو یا اس کو بیچ دو اس کا تمہیں اختیار ہے

تزکرۃ الاطہار ۱۳۴

۱۳۴

اس سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگا کہ اس کی شرمگاہ کے کنارے پر انزال تو ہوتا تھا لیکن بکارت تو زائل نہیں ہوئی تھی۔

تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ حمل اسی شخص کا ہے بچہ بھی اسی کا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بوڑھے کو اس کے انکار کی سزا

راویوں نے روایت کی ہے کہ ایک شخص کی ایک کنیز اس کی ہمخوابی کے لیے مخصوص تھی اس سے اس کا بچہ پیدا ہوا پھر اس سے اس نے علیحدگی اختیار کر لی اور اس کا نکاح اپنے ایک غلام سے کر دیا پھر وہ مالک مر گیا اور وہ کنیز اپنے بیٹے کی ملکیت میں آ کر آزاد ہو گئی اور اس کا بیٹا اس کے شوہر کا وارث ہو گیا پھر وہ لڑکا مر گیا اور یہ اپنے بیٹے کی میراث میں سے اپنے شوہر کی وارث و مالک ہو گئی پس ان بیوی اور شوہر نے اپنا مقدمہ عثمان کے سامنے پیش کیا اور وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے عورت کہتی کہ یہ میرا غلام ہے اور وہ کہتا کہ یہ میری بیوی ہے میں اس کو نہیں چھوڑوں گا تو عثمان کہنے لگا کہ ایک مشکل مسئلہ ہے تو امیر المومنینؑ وہاں حاضر تھے تو آپؑ نے فرمایا کہ اس سے سوال کرو کہ کیا اس نے بعد اس کے کہ یہ اس کی وارث بنی ہے اس سے ہمبستری کی ہے تو عورت کہنے لگی کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہو کہ اس نے ایسا کیا ہے تو میں اس کو سزا دوں تم جاؤ یہ تمہارا غلام ہے اور اس کو تم پر کوئی سبیل و راستہ نہیں اگر چاہو تو اس کو غلام بنا کے رکھو یا اسے آزاد کر دو یا اس کو بیچ دو اس کا تمہیں اختیار ہے۔

عثمان کے زمانے میں زنا کروایا جب کہ اس کے چار میں سے تین حصے آزاد ہو چکے تھے عثمان نے امیر المومنینؑ سے سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ اسے آزادی کے حساب اور غلامی کے حساب سے کوڑے لگائے جائیں زید بن حارث سے سوال ہوا تو اس نے کہا کہ غلامی کے حساب سے اسے کوڑے لگائے جائیں تو امیر المومنینؑ نے اس سے فرمایا کہ کنیزی کے حساب سے کیسے اسے کوڑے لگیں جب

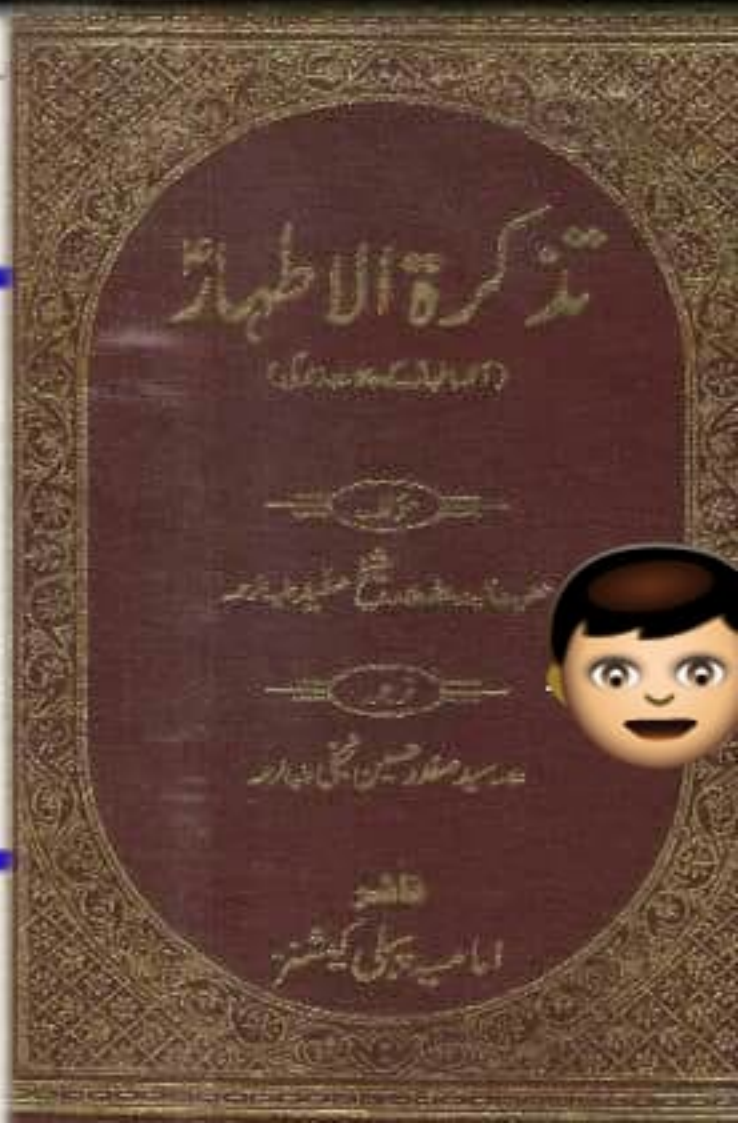

شیخ مفید کا اقرار

عمر بن خطابؓ کی حکومت کے زمانے میں آپ نے فیصلہ کیا اور آپ کے اسی قسم کے واقعات اور فیصلے عثمان بن عفانؓ کی حکومت کے زمانے کے ہیں

تزکرۃ الاطہار ۱۳۳

نہیں ہوگا۔

میری رائے یہ ہے کہ باقی لوگوں کو ان کے شہروں میں برقرار رہنے دو اور اہل بصرہ کو لکھو کہ وہ تین گروہوں میں بٹ جائیں ان میں سے ایک گروہ بچوں کی حفاظت کرے ایک گروہ اہل معاہدہ (کافر ذمی) کی نگرانی کرے کہ کہیں وہ معاہدہ کو توڑ نہ دیں اور ان میں سے ایک گروہ اپنے بھائیوں کی مدد و کمک کے طور پر جائے تو عمر کہنے لگا بے شک رائے یہی ہے اور میں درست رکھتا تھا کہ میں اس کی پیروی کرتا۔

شیخ مفید رضی اللہ عنہ نے فرمایا پس غور و فکر کرو خدا تمہاری اس موقف پر تائید کرے جو رائے کی فضیلت کی خبر دیتا ہے جب اس سے صاحبان عقل و علم نزاع کریں اور تامل کرو اسی توفیق میں کہ جس کا اللہ نے امیر المومنینؑ کو تمام حالات میں قرین بنایا اور تمام لوگ مشکل امور میں آپ کی پناہ تلاش کرتے تھے اور اس کے ساتھ ملاؤ ان دینی فیصلوں کو جو ہم لکھ چکے ہیں کہ جن سے بڑے بڑے صحابہ عاجز تھے یہاں تک کہ وہ ان کو جاننے میں آپ کی طرف مضطر و مجبور ہوتے تو اس کو تم معجزے کے باب میں داخل کرو گے کہ جسے ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور خدا ہی توفیق کا مالک ہے پس یہ مختصر قسم کے اخبار ہیں ان واقعات کے متعلق جن کا عمر بن خطاب کی حکومت کے زمانہ میں آپ نے فیصلہ کیا اور آپ کے اسی قسم کے واقعات اور فیصلے عثمان بن عفان کی حکومت کے زمانے کے ہیں

فیصلے

(زمانہ حکومت عثمان)

پس ان میں سے وہ ہے جسے سنی و شیعہ کے ناقلین آثار نے روایت کیا ہے ایک عورت کے ساتھ ایک بہت بوڑھے شخص

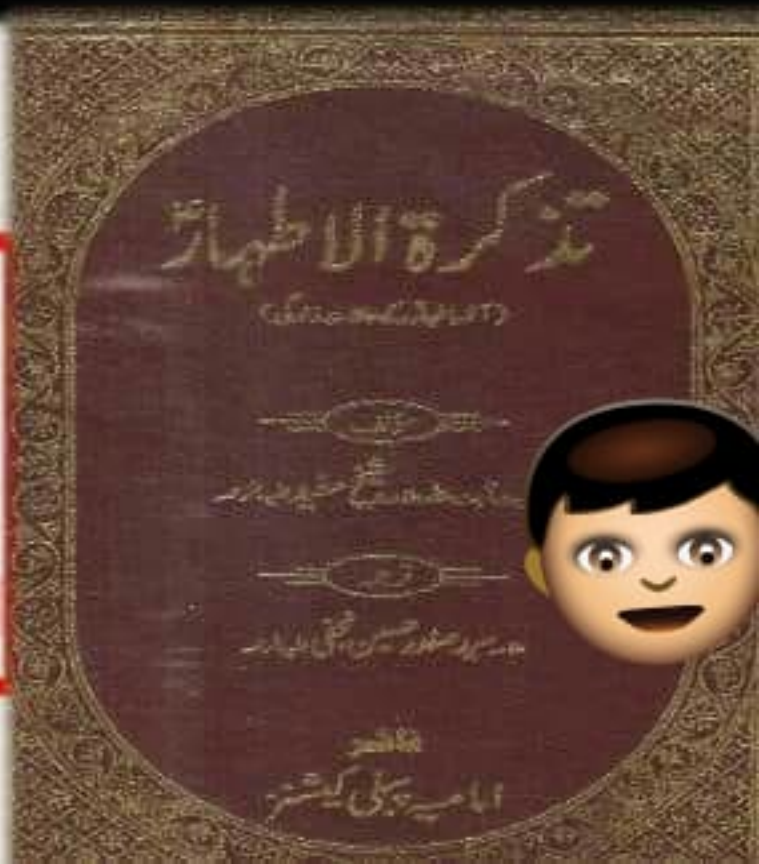

حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت علیؓ کے مشورے اور فیصلے

امیر المومنین نے فرمایا قدامہ اس آیات کا اہل نہیں ہے اور نا ہی وہ شخص جو کہ خدا کے حرام شدہ کو بجالانے کی طرف گامزن ہو بے شک جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ حرام کو حلال نہیں سمجھتے بس قدامہ کو واپس لائو اگر تو وہ اس بات سے جو اس نے کہی ہے توبہ کرے تو اس پر حد جاری کرو اگر نا کرے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ دین و مزہب سے خارج ہو گیا ہے پس عمرؓ اس سے بیدار ہوا اور قدامہ کو بھی خبر پہنچ گی تو اس نے اظہار توبہ کیا اور گناہ سے رک گیا عمرؓ نے اس سے قتل تو دور کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اس پر حد جاری کرے تو امیر المومنین سے کہا مجھے حد کے سلسلہ میں مشورہ دیں تو آپ نے فرمایا اسے اسی کوڑے لگائو کیونکہ شراب پینے والا اسے پی لے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب مست ہو تو بیہودہ باتیں کرتا ہے اور جب بیہودگی کرے تو افتراء و بہتان گھڑتا ہے پس عمرؓ نے اس کو اسی کوڑے لگائے اور آنحضرت ﷺ کے فرمان کی طرف رجوع کر لیا

تزکرۃ الاطہار ۱۲۸ تا ۱۲۹

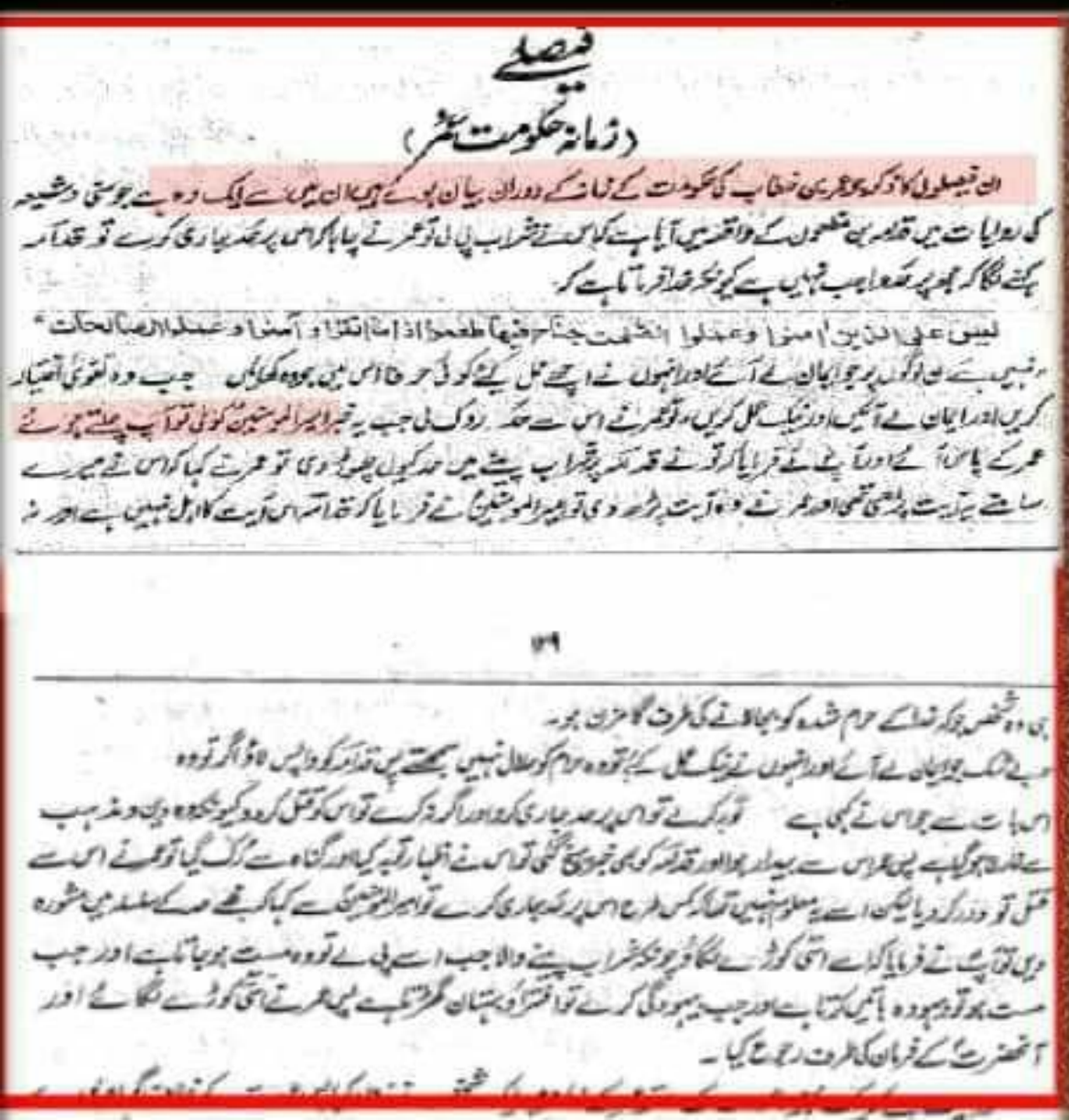

فیصلے

(زمانہ حکومت عمرؓ)

ان فیصلوں کا ذکر جو عمر بن خطاب کی حکومت کے زمانے کے دوران بیان ہوئے ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو سنی و شیعہ کی روایات میں قدامہ بن مظعون کے واقعہ میں آیا ہے کہ اس نے شراب پی لی تو عمر نے چاہا کہ اس پر حد جاری کرے تو قدامہ کہنے لگا کہ مجھ پر حد جاری کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ

لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و اٰمنوا و عملوا الصالحات

نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان لے آئے اور انہوں نے اچھے عمل کیے کوئی حرج اس میں ہو وہ کھائیں جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں، تو عمر نے اس سے حد جاری کرنا روک لی جب یہ خبر امیر المومنینؑ کو ملی تو آپ چلتے ہوئے عمر کے پاس آئے اور آتے ہی نے فرمایا کہ تو نے قدامہ پر شراب پینے میں حد کیوں جاری نہیں کی تو عمر نے کہا کہ اس نے میرے سامنے یہ آیت پڑھی تھی اور عمر نے وہ آیت پڑھ دی تو امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ خدا نے اس آیت کا اہل نہیں بنایا ہے اور نہ

ہی وہ شخص جو کہ خدا کے حرام شدہ کو بجالانے کی طرف گامزن ہو۔
بے شک جو ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کیے تو وہ حرام کو حلال نہیں سمجھتے پس قدامہ کو واپس لاؤ اگر تو وہ
اس بات سے جو اس نے کہی ہے توبہ کرے تو اس پر حد جاری کرو اور اگر نہ کرے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ وہ دین و مذہب
سے خارج ہو گیا ہے پس عمر اس سے بیدار ہوا اور قدامہ کو بھی خبر پہنچ گئی تو اس نے اظہار توبہ کیا اور گناہ سے رک گیا تو عمر نے اس سے
قتل تو دور کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ کس طرح اس پر حد جاری کرے تو امیر المومنینؑ سے کہا کہ مجھے حد کے سلسلہ میں مشورہ
دیں تو آپؑ نے فرمایا کہ اسے اسی کوڑے لگائو چونکہ شراب پینے والا جب اسے پی لے تو وہ مست ہو جاتا ہے اور جب
مست ہو تو بیہودہ باتیں کرتا ہے اور جب بیہودگی کرے تو افترا و بہتان گھڑتا ہے پس عمر نے اسی کوڑے لگائے اور
آنحضرتؐ کے فرمان کی طرف رجوع کیا۔

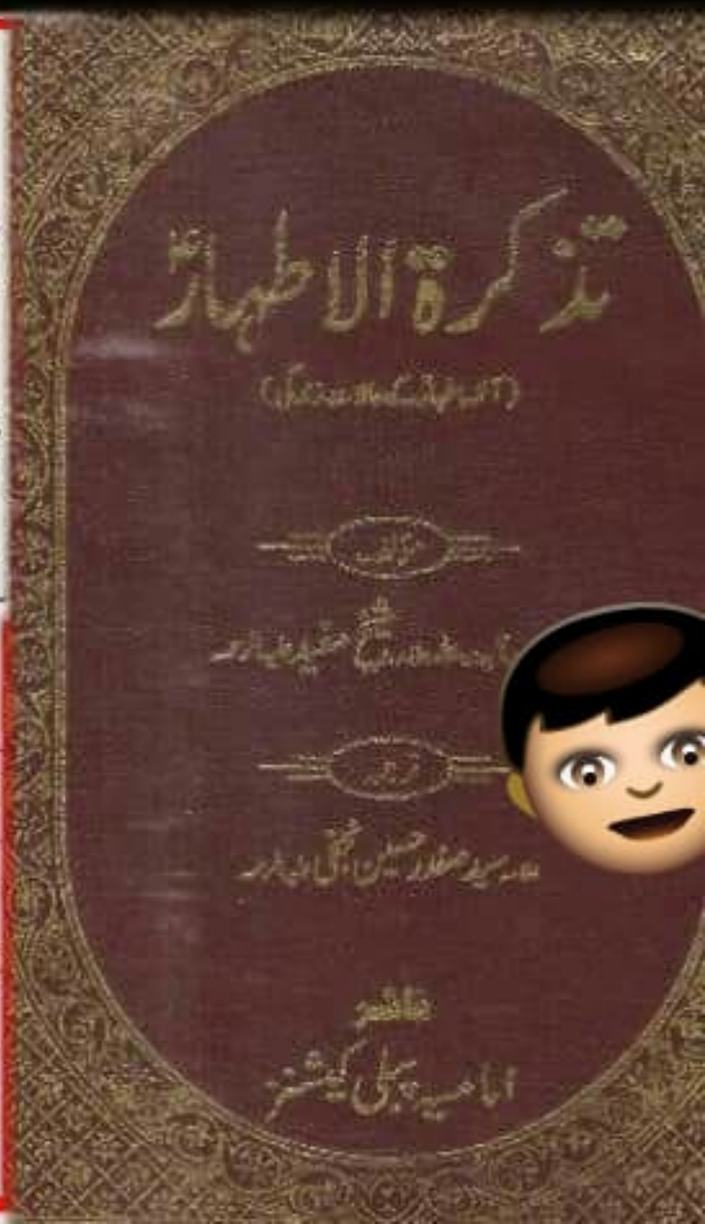

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

"ابوبکرؓ تو صدیق ہے..."

امام جعفرؑ صادق سے روایت ہے کہ جب رسولؐ اللہ غار میں تھے تو ابو بکرؓ کو آپؐ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے، اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں تو ابو بکرؓ نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! آپؐ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ حضورؐ پاکؐ نے فرمایا، ہاں۔ تو ابو بکرؓ نے عرض کی، حضورؐ پاک مجھے بھی دکھا دیجئے۔

حضورؐ پاک نے ابو بکرؓ کی آنکھوں کو اپنے دستِ مُبارک سے مَس فرمایا تو ان (ابو بکرؓ صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا۔

تو حضورؐ پاک نے فرمایا، " انت الصدیق " تو صدیق ہے۔

"کتابِ شیعہ، تفسیر البرہان از ہاشم علی بحرانی، تفسیر سورۃ توبۃ"

سیدنا ابو بکر صدیق کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ امامت کروانا

نَهْجُ الْبَلَاغَة

مع شرحه

الدُّرَّةُ النَّجَفِيَّة

تالیف

العلامة ابراهيم بن حسين الدنبلي رح

دار الطباعة الاسلامية

بالنجف الاشرف

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہوگیا تو آپ نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ اصحاب رسول کو نماز پڑھائیں اور ان کے لیے حضرت ابوبکر نے کتنی نمازیں پڑھائیں اس میں اختلاف ہے۔ شیعہ کا خیال ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک نماز صحابہ کو پڑھائی اور یہ وہی نماز ہے جس میں رسول اللہ تشریف لے گئے تھے اور حضرت علی و حضرت فضل کے درمیان ان کے کندھوں کے سہارے چل کر گئے تھے پھر آپ محراب میں حضرت ابوبکر کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹ گئے۔ اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے اور یہی جمہور علماء کا مختار ہے اور مشہور بھی یہی ہے کہ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آخری جماعت کرانے کی نماز نہیں تھی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے دو دن صحابہ کو نمازوں کی امامت فرمائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

أن يصنعوا بي! فانطلق أبو بكر حتى دخل على علي، وقد جمع بني هاشم عنده، فقام علي، فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله، ثم قال: أما بعد، فإنه لم يمنعنا أن نبايعك يا أبا بكر إنكار لفضلك، ولا منافسة لخير ساقه الله إليك، ولكنا كنا نرى أن لنا في هذا الأمر حقًا، فاستبددتم

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafizi wa Kharji

فلما صمت علي تشهد أبو بكر، فحمد الله وأثنى عليه بما هو أهله. ثم قال: أما بعد فوالله لقرابة رسول الله ﷺ أحبُّ إليّ أن أصلها من قرابتي، وإني والله ما ألوكم من هذه الأموال التي كانت بيني وبينكم إلا الخير، ولكني سمعت رسول الله ﷺ يقول: «لا نورّث ما تركناه صدقة، وإنما يأكل آل محمد من هذا المال»، وإني والله لا أترك أمراً صنعه رسول الله ﷺ إلا صنعتُ إن شاء الله، قال علي: موعدك العشيّة للبيعة، فلما صلّى أبو بكر الظهر، أقبل على الناس ثم عذر عليًا ببعض ما اعتذر به، ثم قام علي فعظم من حقّ أبي بكر، وذكر فضلَه وسابقته، ثم مضى إلى أبي بكر فبايعه، فأقبل الناس إلى علي، فقالوا: أصبتَ وأحسنت، وكان علي قريباً إلى الناس حين قارب الأمر بالمعروف.

وروى أبو بكر أحمد بن عبد العزيز، قال: حدثني أبو زيد عمر بن شبّة، قال: حدثني إبراهيم بن المنذر، قال: حدثنا ابن وهب، عن ابن لَهِيعة، عن أبي الأسود، قال: غضب رجال من المهاجرين في بَيْعة أبي بكر بغير مشورة، وغضب علي والزبير، فدخلا بيتَ فاطمة، معهما السلاح، فجاء عمر في عصابة، فيهم أُسَيد بن حُضَير، وسلمة بن سلامة بن قُريش، وهما من بني عَبْد الأشهل، فاقتحما الدارَ، فصاحت فاطمة وناشدتهما الله، فأخذوا سيفيهما، فضربوا بهما الحجر حتى كسروهما، فأخرجوهما عمر يسوقُهما حتى بايعا.

ثم قام أبو بكر، فخطب الناس، فاعتذر إليهم، وقال: إنّ بيعتي كانت فَلْتة[1] وقى الله شرّها، وخشيت الفتنة، وايمُ الله ما حرصت عليها يوماً قطّ، ولا سألتها الله في سرٍّ ولا علانية قطّ، ولقد قُلّدتُ أمراً عظيماً ما لي به طاقة، ولا يَدان، ولقد وددت أنّ أقوى الناس عليه مكاني.

فقبل المهاجرون، وقال علي والزبير: ما غضبنا إلا في المشورة، وإنا لنرى أبا بكر أحقَّ الناس بها، إنه لصاحبُ الغار، وثاني اثنين، وإنا لنعرفُ له سنّه، ولقد أمره رسول الله ﷺ بالصلاة وهو حيّ.

قال أبو بكر: وذكر ابنُ شهاب بن ثابت أن قيس بن شماس أخا بني الحارث من الخزرج، كان مع الجماعة الذين دخلوا بيت فاطمة.

---

(١) أي: فجأة. لسان العرب مادة (فلت).

شرح نهج البلاغة

لابن أبي الحديد

دار الكتب العربية الكبرى
بغداد

شیعہ مفسر "ابو علی طبرسی" اپنی تفسیر "تفسیر مجمع البیان میں" سُوْرَةُ الْاَنْفَال " کی آیت

"لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾"

"اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کی پاداش میں تم کو بڑی سخت سزا دی جاتی۔(۶۸)"

کی تفسیر میں لکھتا ہے:

رسول خدا نے بدر کے دن قیدیوں کے باب میں اپنے یاروں سے کہا کہ
اگر تم چاہو ان کو مار ڈالو، اور چاہو جانے دو۔
تب حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ انہوں نے آپ کی آیات کو جھٹلایا،
اور آپ کو نکالا، اس لیے ان کی گردنیں مارنا چاہئیں۔
عقیل کو علیؑ کے سپرد فرمایئے کہ وہ انکو ماریں اور فلاں شخص میرے
سپرد کیجیے کہ میں اس کو قتل کروں اور یہ سب سردار ان کفار سے ہیں۔
اور حضرت ابو بکرؓ نے کہا یا رسول اللہ!
یہ آپ کی قوم اور رشتے کے لوگ ہیں، فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے۔
چنانچہ اسی طرح پر حضرتؐ نے کیا، تب یہ آیت نازل ہوئی،
اور رسول خدا نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا آسمان سے!
تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذ کے کوئی نجات نہ پاتا۔

سلام یا عمرؓ ابن الخطاب

حلالی ہو تو رو کو آج عمرؓ کی اس سواری کو
جو کفر کے چھکے چھڑوائے اُسے فاروقؓ کہتے ہیں

امام حسن رضی اللہ عنہ کا اقرار امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے شیعوں سے بہتر ہے

امام حسن نے فرمایا: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے لئے ان لوگوں سے بہتر ہے وہ لوگ اپنے کو میرا شیعہ و پیرو مانتے ہیں، حالانکہ میرے قتل پر کمر بستہ ہیں اور میرے اموال و سامان کو تاراج کر رہے ہیں،

احتجاج طبرسی جلد سوم صفحہ ۴۴

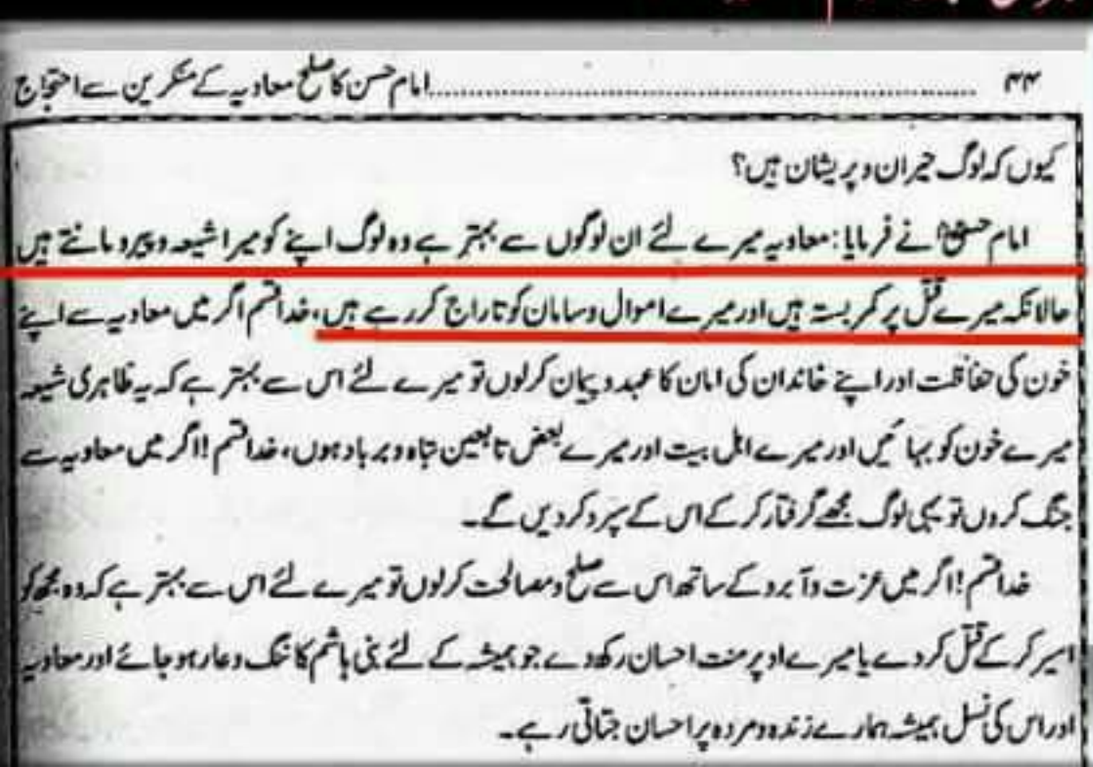

۴۴ ..... امام حسن کا صلح معاویہ کے منکرین سے احتجاج

کیوں کہ لوگ حیران و پریشان ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: معاویہ میرے لئے ان لوگوں سے بہتر ہے وہ لوگ اپنے کو میرا شیعہ و پیرو مانتے ہیں حالانکہ میرے قتل پر کمر بستہ ہیں اور میرے اموال و سامان کو تاراج کر رہے ہیں، خدا قسم اگر میں معاویہ سے اپنے خون کی حفاظت اور اپنے خاندان کی امان کا عہد و پیمان کرلوں تو میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ یہ ظاہری شیعہ میرے خون کو بہائیں اور میرے اہل بیت اور میرے بعض تابعین تباہ و برباد ہوں، خدا قسم! اگر میں معاویہ سے جنگ کروں تو یہی لوگ مجھے گرفتار کر کے اس کے سپرد کر دیں گے۔

خدا قسم! اگر میں عزت و آبرو کے ساتھ اس سے صلح و مصالحت کرلوں تو میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ مجھ کو اسیر کر کے قتل کر دے یا میرے اوپر منت احسان رکھ دے جو ہمیشہ کے لئے بنی ہاشم کا ننگ و عار ہو جائے اور معاویہ اور اس کی نسل ہمیشہ ہمارے زندہ و مردہ پر احسان جتاتی رہے۔